Approved by University of Tehran,Iran

اردو ریسرچ جرنل

Urdu Research Journal
Issue: 27
(July to Sept 2021)

سرپرست

پروفیسر ابن کنول

(شعبہ اردو، دہلی یونی ورسٹی، دہلی، انڈیا)

ایڈیٹر

ڈاکٹر عزیر اسرائیل

(اسسٹنٹ

ڈاکٹر احمد القاضی

شعبہ اردو، الازہر یونی ورسٹی، مصر

ڈاکٹر صابر گودڑ

سابق صدر، شعبہ اردو، مہاتما گاندھی انسٹی ٹیوٹ، موریشش

ڈاکٹر فرزانہ اعظم لطفی

اسسٹنٹ پروفیسر اردو، تہران یونی ورسٹی، ایران

ڈاکٹر سہیل عباس

پروفیسر شعبہ اردو، ٹوکیو یونی ورسٹی، جاپان

پروفیسر سید شفیق احمد اشرفی

صدر شعبہ اردو، خواجہ معین الدین چشتی لسان یونی ورسٹی، لکھنؤ، انڈیا

ڈاکٹر ابو شہیم خان

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونی ورسٹی
حیدرآباد، انڈیا

ڈاکٹر محمد اکمل

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، خواجہ معین الدین چشتی لسان یونی ورسٹی، لکھنؤ، انڈیا

ڈاکٹر رضی شہاب

شعبہ اردو، مغربی بنگال اسٹیٹ یونی ورسٹی، باراسات، مغربی بنگال، انڈیا

ڈاکٹر محمد شہنواز عالم

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، اسلام پور کالج، نارتھ بنگال یونی ورسٹی، مغربی بنگال، انڈیا

35

فہرست مضامین

اپنی بات	اداریہ	۳
''اردو لغات، اُصول اور تنقید'' کا تجزیاتی مطالعہ	پروفیسر ڈاکٹر مہر محمد اعجاز صابر	۷
مقالاتِ شبلی میں دینی فکر اور سماجی مسائل	ڈاکٹر ارشاد نیازی	۱۲
دکنی شاعری کی لسانی خصوصیات	ڈاکٹر شمیم سلطانہ	۲۱
فکرِ فیض کے درخشاں گوشے: تحقیقی مطالعہ	ڈاکٹر محمد عامر اقبال	۲۴
اردو غزل میں عشق حقیقی کا تصور	ڈاکٹر سعید احمد	۳۶
ترقی پسند تحریک اور معین احسن جذبی	ڈاکٹر محمد حسین	۴۳
مولانا آزاد کی تعلیمی خدمات	ڈاکٹر شمیم احمد	۴۸
انسانی اقدار کا مبلغ: کبیر	ڈاکٹر اعظم انصاری	۵۴
گوپی چند نارنگ کی فکشن تنقید	ڈاکٹر سلمان بلرامپوری	۵۹
اقبال کا نظریہ شعر	ڈاکٹر فیاض الدین طیب	۶۴
محمود الٰہی بحیثیت محقق	ڈاکٹر عارف اشتیاق	۷۴
سردار شفیق کی غزلوں کے امتیازات ''غبار صدا'' کے حوالے سے	ڈاکٹر سید قمر صدیقی	۸۰
افسانہ ''چوتھی کا جوڑا'' میں ہندی رسم ورواج کی عکاسی	ڈاکٹر سنجے کمار ولدیت شری شانتی پرکاش	۸۶
اردو مونوگراف میں ''شین مظفر پوری'' ایک اہم اضافہ	ڈاکٹر محمد سراج اللہ تیمی	۹۰
تصوف، اردو شاعری اور اُس کا پیش و پس	ڈاکٹر عطیہ رئیس	۹۴
ذوقِ جمیل ایک جائزہ	ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم گوہر	۱۰۴
بنگلہ تہذیب و تمدن	ڈاکٹر شاہ نواز فیاض	۱۱۵
گلبدنی از جوش ملیح آبادی اور گلبدنی از سید نصیر الدین نصیر گولڑوی: تجزیاتی و تقابلی جائزہ	آصف علی	۱۱۹

انسانی اقدار کا مبلغ: کبیر

ڈاکٹر اعظم انصاری
اسسٹنٹ پروفیسر، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ

ہندوستان زمانہ قدیم سے مشترکہ تہذیبی روایت کا امین رہا ہے۔ مختلف مذاہب، تہذیبوں کے ماننے والے، الگ الگ نسل و رنگ کے ساتھ ہی ساتھ الگ الگ زبانوں کے بولنے والے لوگ وقتاً فوقتاً ہندوستان میں آتے گئے اور یہاں کی مشترکہ تہذیبی روایت میں گھل مل کر قومی یکجہتی کا اٹوٹ حصہ بن کر یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ وطن عزیز ہمیشہ سے سنتوں، صوفیوں اور راہبوں کا مسکن بنا رہا ہے۔ صوفیائے کرام ہوں یا سنت مہاتما، سبھی کا مسلک انسانیت تھا اور انہوں نے درس بھی انسانیت کا دیا ہے۔ انہوں نے مذہب وملت، طبقہ اور پیشہ سے اوپر اٹھ کر انسان اور انسانیت کے متعلق گفتگو کی۔ غیر مساوات، رنگ و نسل کی تفریق اور اعلیٰ و ادنیٰ کے مابین امتیازات سے انحراف کیا۔ مذہبی رواداری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور سماجی برابری کو بڑھاوا دیا تو صبر و رضا، عشق الٰہی اور تطہیر نفس پر زور دیا۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی مشترکہ تہذیبی روایت اور انسانی اقدار کی پاسداری میں صرف کی۔ انہیں سنتوں، صوفیوں اور راہبوں میں سے ایک مشہور و معروف نام کبیر کا ہے۔

جدید ریسرچ کے مطابق کبیر 1398ء کے آس پاس شیو پوری، کاشی کے لہرتارا میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے ورود کے متعلق کبیر پنتھی گرنتھوں میں کئی کہانیاں ملتی ہیں۔ لیکن اس بات پر سبھی کا اتفاق ہے کہ کبیر کی پرورش نورالدین عرف نیرو اور اس کی بیوی نعیمہ عرف نیما نے کی جو پارچہ بافی (کپڑا بننے کا کام) کرتے تھے۔ کبیر اس کام میں اپنے والدین کی مدد کرتے تھے۔ نیما اور نیرو نے کبیر کی پرورش آزادانہ نظریہ پر کی۔ انہوں نے کبیر کو انسان کے پیدائشی حقوق، مساواتی نظام اور عشق الٰہی کی غیر رسمی تعلیم دی۔ محنت کش اور پسماندہ طبقے کے گھریلو ماحول میں پلنے والا یہ بے باک اور انقلابی نوجوان ہندوستانی معاشرے میں سماجی مساوات اور مشترکہ تہذیبی روایت کا علم لے کر مضبوطی کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے، جس کا مذہب عشق ہے اور وہ انسانیت کا درس دیتا ہے۔ انہوں نے اپنے عہد کی اندھی تقلید، عقیدت مندی، توہم پرستی، رسم و رواج، ذات پات، چھوا چھوت، مندر مسجد وغیرہ پر سخت تنقید کی ہے، وہیں اپنے اکھڑ مزاج اور اظہار کی سادگی سے انسانی بھائی چارہ کی مثال بھی پیش کی ہے۔ انہوں نے بظاہر ایک شاعر، سنت یا فقیر کی شکل میں اپنے عہد کے پر آشوب ماحول کے سامنے مضبوطی سے کھڑے ہوکر مذہب، معاشرہ اور ادب کے میدان میں انسانی اقدار کا پھریرا بلند کیا ہے۔ کبیر کے متعلق پنڈت منوہر لال زتشی لکھتے ہیں:

"لڑکپن سے ہی کبیر صاحب دنیا کی طرف کم اور خدا کی طرف زیادہ مائل تھے۔ ان کے عقائد ویدانتیوں اور صوفیوں کے سے معلوم ہوتے ہیں۔ دنیا دھوکہ ہے، اس سے منھ موڑ کر معبود حقیقی کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ جس کو خدا مل گیا، بھگتی، پریم یا عشق خدا کے ملنے کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ اور یہ بلا تفریق ذات وملت، ہر شخص کے امکان میں ہے۔ خدا ایک ہے اور ہندو